روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 مارچ 2009ء 22 ربیع الاول 1430 ہجری 20 امان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 63

اے اللہ تو بادشاہ ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی کہ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقراری ہوں پس تو میرے سارے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ حدیث نمبر 887)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان میں آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا ''حضرت گرمی بڑی سخت ہے۔ دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو'' حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ مگر ساتھ ہی میں نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہی کے لئے کریں، میرے لئے نہ کریں۔ (ذرا ان ابتدائی بزرگوں کی بے تکلفی کا انداز ملاحظہ ہو کہ حضرت صاحب سے یوں ملتے تھے جیسے ایک مہربان باپ کے اردگرد اس کے بچے جمع ہوں) اس پر حضرت مسیح موعود پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔

منشی صاحب فرماتے تھے کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مگر ابھی ہم بٹالہ کے راستہ میں یکہ پر بیٹھ کر تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ رستے کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں بنی ہوئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس پاس چل رہا تھا یک لخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف کو گرے اور میں اونچے راستہ کی طرف گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور میں بچ رہا۔ چونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا۔ ''لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرا لو'' اور پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ہم آگے روانہ ہو گئے۔

(رفقائے احمد جلد 4 صفحہ 94)

ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی۔ حضرت (مسیح موعود) نے اس کے واسطے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ میں ہمیشہ غور کرتا رہا ہوں کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جائے وہ کبھی نہیں بچتا۔ صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔

فرمایا:۔

یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبدالکریم کا بچنا تھا جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے آثار نمودار ہونے پر کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی کوئی اس طرح سے بچتا دیکھا یا سنا نہیں گیا۔

(ملفوظات جلد 5 ص 207)

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود اگست 1900ء میں فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے...... یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے' اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے۔ تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364)

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ 22 ستمبر 1955ء میں فرماتے ہیں۔

''خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔'' (روزنامہ الفضل 23/اکتوبر 1955ء)

''میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کیلئے وقف کریں...... کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہر سال ایک سو نہیں بلکہ 200 (مربی) رکھے جائیں۔ پس ایک تحریک تو میں یہ کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کیلئے تیار کیا جا سکے۔'' (الفضل 31 مارچ 1944ء)

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں پچھلے دنوں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اب کچھ بہتر ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 525

احمدیہ مشن انگلستان کے لئے پُر درد دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے اکتوبر 1924ء میں لندن پہلے خانہ خدا۔ بیت الفضل کی بنیاد رکھی اور مشن کا انچارج مولانا عبدالرحیم صاحب درد کو مقرر فرمایا حضرت مولانا کو اپنے مقدس آقا کے ارشاد پر سفر یورپ کے مراجعت کے دوران وینس تک ہمرکابی کا شرف ملا۔ عرشہ جہاز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے پیارے مبشر احمدیت کو الوداع کے وقت گلے لگایا اور دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا یہ ایسا رقت آمیز منظر تھا کہ جہاز پر موجود انگریز مرد عورتیں اور ہندوستانی شرفاء بھی حیرت زدہ رہ گئے اور حضور کے وفد میں شامل اکثر بزرگوں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

الوداع سے قبل حضرت مصلح موعود نے اپنے قلم مبارک سے مشن کے لئے حسب ذیل دعائیں لکھ کر ان کے حوالہ کیں۔

”اے خدا جس نے اپنے فضل سے (دین حق) کو انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا اور پھر جب لوگوں نے (دین حق) سے منہ پھیر لیا اور اس کی ہدایات کو بھلا دیا تو پھر ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے اور ان کو نور بخشنے کے لئے مسیح موعود کو نازل فرمایا۔ میں تیری زبردست طاقتوں اور تیرے بے انتہا رحم سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے عاجزانہ اور بے کسانہ طور پر عرض کرتا ہوں اور التجا کرتا ہوں کہ میری ان ہدایات میں برکت ڈال اور انگلستان کے مشن احمدیہ میں بعد اس کے کہ وہ ایک مردہ کی طرح تھا زندگی کی روح ڈال اور اس کے کارکنوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخش اور ان کی سمجھ کو تیز فرما حتیٰ کہ وہ تیری مرضی کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ان کو محنت، شوق اور عقل سے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ان کی محنت کو قبول فرما خواہ وہ کتنی بھی حقیر کیوں نہ ہو اور اس کے نیک ثمرات پیدا کر جو سب ملک بلکہ اردگرد کے ملکوں کو بھی تیری برکتوں سے بھر دیں۔ اے میرے رب ایسا کر کہ ان کا عمل اور ان کا قول اور ان کا فکر اور خیال بھی تیری مرضی اور تیرے منشا کے خلاف نہ ہو بلکہ ان کا عمل اور ان کا خیال اور ان کا قول تیرے ارادے اور تیرے حکم کے مطابق ہو۔ وہ (دین حق) کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں اور اس کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیں اور لوگوں کے خوف سے (دین حق) کے کسی حکم کو نہ چھپائیں نہ اس کے کسی حکم کی شکل کو بدلیں۔ لیکن یہ بھی نہ ہو کہ وہ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوں اور ان کو ایسی سختی میں ڈالیں جو ان کی برداشت سے بڑھ کر ہو اور بے ضرورت ہو اور تیری خوبصورت ہدایات کو جو انسانی دلچسپی کو اپنی طرف کھینچ لینے والی ہیں، ایسی صورت میں پیش کریں کہ وہ لوگوں کو بری نظر آویں اور ان کے دلوں میں داخل نہ ہوں بلکہ نفرت پیدا کریں۔

اے خدا تو ان کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرما جو ان کے کاموں میں ان کی مددگار ہو اور ان کا ہاتھ بٹانے والی ہو اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے مستعد ہو اور تیرے احکام کی تعمیل اور ان کی اشاعت میں دلی خوشی محسوس کرتی ہو اور تو اس جماعت کو (دین حق) کی اشاعت کے کام میں ہمارے (مربیوں) کے لئے دایاں بازو بنا اور ان کی کوششوں میں برکت دے اور ان کے حق میں بھی وہ دعائیں سن جو میں نے (مربیوں) کے حق میں کی ہیں۔

اے خدا! تو اس (البیت) کو جس کا سنگ بنیاد میں نے لندن میں رکھا ہے بابرکت کر اور اس کو جلد مکمل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما اور اس کی عمارت کے اپنے فضل سے سامان پیدا کر۔ وہ اعلیٰ درجہ کی برکات کی جگہ ہو اور لوگوں کو اس سے سچی نیکی اور طمانیت حاصل ہو جس میں کوئی نہ کوئی شائبہ بدی یا بے اطمینانی کا نہ ہو۔

اے میرے رب! ہمارے (مربیوں) کے متعلق لوگوں کے دل میں محبت اور اخلاص پیدا کر اور ان سے تعاون کی خواہش پیدا کر اور ہمارے (مربیوں) کے دلوں میں ان لوگوں کے متعلق جن میں وہ کام کرتے ہیں محبت پیدا کر اور اخلاص پیدا کر۔ ان کو ہر قسم کے الزامات سے پاک رکھ اور ان کی عزت کو محفوظ رکھ۔

اے میرے خدا! (مبشرین) کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بھی محبت کے جذبات پیدا کر اور جن کی فرمانبرداری ضروری ہے ان کی فرمانبرداری کی ان کو توفیق دے اور جن کے احساسات کا خیال رکھنا مناسب ہے ان کے احساسات کا خیال رکھنے اور نرمی کا سلوک کرنے کی ان کو توفیق عطا فرما۔

اے میرے رب! وہ اندر اور باہر سے ایک ہوں اور محبت اور پیار اور یگانگت اور اتفاق مجسم ہوں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

اے میرے رب! میں پھر تیرے رحم اور تیرے فضل اور تیری قدرتوں کے واسطہ سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مرے اس سفر کو بابرکت فرما اور اب ان ممالک میں نور اور ہدایت پھیلنے کے راستے کھول دے اور (دین حق) کی اشاعت کے سامان اپنے پاس سے ہی کھول دے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

اے خدا! میں تجھ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے بعد آنے والے خلفاء کو احمدی (مربیان) کے کام کی نگرانی اور ان کو صحیح ہدایات دینے کی بے نقص توفیق عطا فرما اور اے خدا! تو احمدی (مربیوں) کے قلب کے اطمینان کے سامان پیدا کر۔ وہ اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور اپنے پیاروں کی حالت سے مطمئن رہیں اور ان کی اولادوں اور ان کی بیویوں اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کا تُو آپ ہی متکفل ہو اور آپ ہی ان کا مربی ہو۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا سفر یورپ 1924ء۔ ڈائری از قلم حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی)

یہ تمام رقت بھری دعائیں بالخصوص آخری دعا آج جس بین الاقوامی سطح پر اور جس شان وشوکت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اس پر چشم فلک بھی دنگ ہے اور اپنوں اور بیگانوں کی نگاہیں حیرت سے خیرہ ہو رہی ہیں سیدنا مصلح موعود کیا خوب فرماتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو
جلوہ یار ہے کچھ کھیل نہیں ہے لوگو
احمدیت کا بھلا نقش مٹا دیکھو تو

پھول اور خوشبو کا رشتہ

سامنے سورج کے کوئی دیپ تو جلتا نہیں
غیر لیکن اس حقیقت کو ابھی سمجھا نہیں

ہے محبت کا کرشمہ، فاصلوں کے باوجود
ایک لمحہ میں اسے اور وہ مجھے بھولا نہیں

وہ بہاروں کا پیمبر، وہ محبت کا سفیر
کتنے ہی موسم ہیں بدلے وہ مگر بدلا نہیں

چار جانب پھیلتی جاتی ہے دن کی روشنی
بے بصیرت آنکھ نے لیکن کبھی دیکھا نہیں

ہے جدائی غیر ممکن میرے اس کے درمیاں
پھول اور خوشبو کا رشتہ آج تک ٹوٹا نہیں

بغض اور نفرت کی ہر دیوار گرتی ہے ندیمؔ!
جھوٹ کا پودا یقیناً پھولتا پھلتا نہیں

انور ندیمؔ علوی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

ب۔بشیر

احمدی خواتین کی مالی قربانیاں

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت قرآن مجید کی متعدد آیات سے اظہر من الشمس ہے۔اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں کومحض اللہ تعالیٰ کی رضا اوراس کی محبت کی خاطر خرچ کرنا متقیوں کی ایک علامت قرار دیا گیا ہے۔ تطہیر قلب کے لئے مالی قربانی اشد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

(سورۃ آل عمران:93)

حضرت مسیح موعود کے رفقاء نیز بعد میں آنے والے مخلصین نے مالی قربانیوں کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کی ہیں۔حرص وہوس کے اس مادی دور میں جہاں دوسروں کے مال کو لوٹنا اور ہر قسم کے دھوکہ اور فریب سے ہر ایک کا مال غصب کرلینا عام لوگوں کا طرہ امتیاز ہوگیا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود کے مریدوں کا تزکیہ نفس کچھ اس انداز میں ہوا کہ انہوں نے تن، من، دھن کی قربانی پیش کردی۔

ابتداء میں جماعت کے افراد کی تعداد نہایت قلیل تھی اور آمدنی بھی بہت کم تھی، خاص طور پر عورتوں کی ذاتی آمدنی نہ ہونے کے برابر تھی لیکن احمدیت کی تاریخ شاہد ہے کہ اپنے پیارے امام کی آواز پر جہاں مردوں نے والہانہ لبیک کہا وہاں عورتوں نے بھی دلی جوش سے ہر طرح کی قربانی پیش کرکے اپنے ایمانی جذبہ اور خلوص کا شاندار مظاہرہ کیا۔ یہ نقوش جہاں انمٹ ہیں وہاں قابل صد افتخار بھی ہیں۔انہی نقوش پا پر چلتے چلتے آج احمدی مستورات ایک ایسے مقام پر آپہنچی ہیں جہاں باقی دنیا کی عورتیں پہنچنے کا تصور بھی نہیں کرسکتیں۔ جماعت کی کوئی مالی تحریک ایسی نہیں جس میں خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔مثلاً بیوت الذکر کی تعمیر مشنوں کا قیام، قرآن کریم کی اشاعت، الرقیم پریس، ایم ٹی اے غرض جب بھی ضرورت پڑی خواتین نے اپنی جمع پونجی، محنت مزدوری کا معاوضہ بشاشت سے اللہ کے حضور کے پیش کردیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب

ابتدائی زمانہ میں تو مہمان نوازی کا سب خرچ بھی حضرت مسیح موعود خود برداشت کرتے تھے اور حضور کی ان قربانیوں میں ہمیں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ برابر کی شریک نظر آتی ہیں۔حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے روایت ہے کہ:

''ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جمع ہوکر نہیں جاتا تھا۔حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ فرمایا بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کرسکے فروخت کرکے سامان کرلیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کرکے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچادیا''۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص8)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے فرمایا ایک اشتہار کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت ہے کیا آپ کی جماعت یہ انتظام کرسکے گی؟ تو آپ نے اثبات میں جواب دیا اور کپورتھلہ تشریف لاکر جماعت کے کسی بھی فرد سے ذکر کئے بغیر اپنی بیگم کے زیور بیچ کر 60 روپے کی رقم حاصل کی اور حضور اقدس کی خدمت میں پیش کردی۔

یہ واقعہ جہاں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا اخلاص ظاہر کرتا ہے وہاں ان کی اہلیہ محترمہ کی مالی قربانی کا بھی شاہد ہے۔عورتوں کو زیور بہت محبوب ہوتا ہے لیکن حضرت مسیح پاک کا یہ بھی ایک روحانی اعجاز تھا کہ خواتین احمدیت مالی قربانی کے اعلیٰ مقام پر فائز نظر آتی ہیں۔

حضرت اماں جان

احمدیت کے دور اول میں یعنی حضرت مسیح موعود کے زمانے میں خواتین کی سرخیل حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ تھیں۔سلسلہ کی کوئی ایسی مالی تحریک نہیں تھی جس میں حضرت سیدہ اماں جان نے فراخ دلی سے حصہ نہ لیا ہو۔ ہر تحریک کی ابتداء آپ کے چندہ سے ہوئی اور وعدہ لکھوانے کے بعد جلد ادائیگی کا اہتمام فرماتیں۔

آپ نے اپنی زمین زیورات اور مکان بیچ کر راہ مولیٰ میں پیش کردیئے۔ منارۃ المسیح کے لئے دہلی کا ایک مکان بیچ کر ایک ہزار روپے چندہ دیا۔ الفضل کے اجراء کے موقع پر زمین فروخت کرکے ایک ہزار روپیہ دیا۔ اسی طرح بیت برلن، تعلیم الاسلام کالج، خلافت جوبلی کی تحریک میں پانچ پانچ سو روپے عطا فرمایا۔ 1935ء میں کوئٹہ کے زلزلہ کے مصیبت زدگان کے لئے دوسو روپے دیئے (یہ رقوم ایک صدی قبل قابل ذکر حد تک گرانقدر تھیں) ہر سال جونہی حضرت مصلح موعود تحریک جدید کے چندہ کا اعلان فرماتے اس کے معاً بعد گزشتہ برس کے اضافے کے ساتھ آپ نقد ادائیگی فرماتیں۔

حضرت مسیح موعود نے سو روپے یا اس سے زائد رقم دینے والوں کے نام منارۃ المسیح پر کندہ کروانے کا اعلان فرمایا تھا لہٰذا مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی اس میں شرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کے علاوہ محترمہ حسین بی بی والدہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور عزیز بیگم اہلیہ خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کے نام بھی منارۃ المسیح پر کندہ ہیں۔

1898ء کے شروع میں ایک مرتبہ بعض اہم دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم نے حضور سے عرض کی باہر سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے میرے پاس ایک ہزار نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں وہ آپ لے لیں تو آپ نے فرمایا میں بطور قرضہ لیتا ہوں اور اس کے عوض باغ کی زمین رہن رکھ دیتا ہوں یہ صرف جماعت کو سبق سکھانے کے لئے تھا کہ بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے۔(اسی لئے آپ نے اپنی بیگم سے رقم تو لی مگر بطور قرضہ)

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ از یعقوب علی صاحب عرفانی ص528)

حضرت ام ناصر

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں جماعت کے ایک اخبار کے اجراء کی تجویز پیش کی جو منظور تو ہوگئی لیکن ان دنوں مالی حالت اس قدر کمزور تھی کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانا ناممکن نظر آتا تھا۔لیکن آفرین ہے ایک احمدی خاتون کے جذبہ قربانی کو جس نے رہتی دنیا تک ایک شاندار مثال پیش کی یہ پاکباز خاتون حضرت محمودہ بیگم حرم اول حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھیں۔ ان کی اس یادگار قربانی کو حضرت مصلح موعود نے یوں بیان فرمایا:

''خدائے تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی …… انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنویں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو جو اس زمانہ میں شاید سب سے زیادہ مذموم تھا اپنے دو زیور مجھے دے دیئے کہ میں ان کو فروخت کرکے اخبار جاری کردوں ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے وہ دو کڑے فروخت ہوئے یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا……

کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے۔اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں جہاں سے عطر خریدتے ہیں لیکن اس گلاب کا کسی کو خیال بھی نہیں آتا جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کیا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا''۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد 1 ص16)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم نام ونمود کی خواہاں کبھی بھی نہیں تھیں اور نیکی کے کاموں میں بالعموم اخفاء ان کی عادت تھی اس طرح قربانیوں، صدقہ وخیرات کا بھی یہی معاملہ تھا لیکن مالی قربانیوں کی تحریکات میں سیدہ موصوفہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب بھی کوئی تحریک ہوئی انہوں نے انفرادی طور پر بھی اور اپنے ذی وقار شوہر کی معیت میں بھی شاندار نمونہ پیش کیا اور انفاق فی سبیل اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ تحریک جدید کا چندہ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کردیتیں نہ صرف اپنا بلکہ اپنے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں تک کا بھی حتیٰ کہ اپنی ایک خادمہ محمد بی بی کا چندہ بھی آپ اپنی طرف سے ادا کرتی رہیں۔

''حضرت سیدہ موصوفہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد (مندرجہ رسالہ الوصیت ص29) کے مطابق نظام وصیت سے مستثنیٰ تھیں لیکن اس کے باوجود آپ چندہ عام اور حصہ جائیداد ادا فرماتی رہیں۔ حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب نے رقم فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے چندوں کو ملا کر آمد کا کم از کم 1/3 حصہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں جارہا ہے۔

(رفقاء احمد جلد 12 ص76)

علاوہ ازیں جماعت کی 16 مختلف تحریکات میں موصوفہ نے حصہ آمد اور تحریک خاص میں دو ہزار روپیہ چندہ دیا۔ (دخت کرام ص106)

تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں آپ کا نام شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان تحریک جدید کی قربانیوں میں بالکل ممتاز اور منفرد تھا۔

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مالی قربانی میں بھی سیدہ موصوفہ کو خدائے تعالیٰ نے ممتاز حیثیت عطا کی تھی اور میں جب ان کے چندوں کو دیکھتا تھا تو حیران ہوتا تھا کہ اس قدر قلیل آمد پر اتنے بھاری چندے کس طرح ادا کرتی ہیں۔ جو دوست ہمارے گھروں کے حالات سے واقف ہیں انہیں معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے جو ماہوار خرچ حضور کے گھروں میں ملتا ہے وہ بہت ہی نپا تلا ہوتا ہے مگر باوجود اس کے سیدہ موصوفہ نہ معلوم کس طرح اپنے گھر کے اخراجات سے رقمیں کاٹ کر سلسلہ کے چندہ کی ہر تحریک میں پیش پیش رہتی تھیں۔حتیٰ کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تحریک جدید کے امانت ذاتی کے شعبہ میں بھی انہوں نے محض ثواب

کی خاطر حصہ لے رکھا تھا اور اسی طرح پرائیویٹ چندوں میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھیں۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح والی باری کے دن جبکہ وہ کچھ تو حضور کے آرام کے خیال سے اور کچھ اس احساس کے ماتحت کہ حضور کو ان کے گھر کی تنگی کا علم نہ ہو کسی قدر اچھا کھانا پکوا لیتی تھیں عموماً گھر کا کھانا پینا نہایت درجہ سادہ بلکہ غریبانہ ہوتا تھا۔ بایں ہمہ ہمشیرہ مرحومہ بے حد مہمان نواز تھیں اور مہمانوں کے آرام کی خاطر سب کچھ خرچ کر ڈالنے میں دریغ نہیں تھا اور مہمانوں کی خدمت میں حقیقی خوشی پاتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تو شروع سے ہی تھیں مگر یہ بات غالباً اکثر لوگوں کو معلوم نہ ہوگی کہ کئی سال سے مرحومہ نے اپنے حصہ وصیت کو دسویں سے بڑھا کر ایک تہائی کر دیا تھا۔ ایک تہائی وہ حد ہے جس سے اوپر (دین حق) نے کوئی وصیت جائز نہیں رکھی۔

(تابعین رفقاء احمد جلد سوم ص 214)

حضرت ام طاہر مرحومہ کی اعلیٰ صفات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیدہ مہر آپا فرماتی ہیں:۔

یوں تو ہر انسان اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں دیتا ہی ہے مگر میں نے پھوپھی جان کا رنگ بالکل نرالا دیکھا تھا۔ کئی بیواؤں کا خرچ اپنی گرہ سے مقرر کر رکھا تھا۔ کئی یتیموں کی تعلیم پر وہ خود خرچ کرتی تھیں مگر اس طرح پر کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ آپ کی طبیعت میں اس قسم کے کار خیر کے لئے نمود ہرگز نہ تھی۔ انہیں یہ بات قطعاً برداشت نہ تھی کہ وہ اپنی اس قسم کی نیکی کو الم نشرح کریں۔ اس قسم کے صدقات و خیرات ان کا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ لیکن پھر سال میں ایک ماہ ایسا بھی آتا تھا جس میں وہ اپنا سب کچھ خدا کے لئے دے چھوڑتیں وہ مہینہ رمضان کا مہینہ ہوتا۔ اگر قادیان میں ہوتیں تو خود اپنے ہاتھ سے نقدی کی صورت میں روزانہ کھانا کھلانے کی صورت میں، ہر قسم کی جنس و رسد کی صورت میں کپڑوں کی صورت میں بے حساب خیرات کرتیں اور اگر آپ حضرت اقدس کے ساتھ اس ماہ میں پہاڑ پر ہوتیں تو ہر قسم کی تفصیلی ہدایات کے ساتھ ان کا خط آجاتا...... اس کے علاوہ الگ رقم بھجواتیں کہ میں بوجہ بیماری روزے نہیں رکھ سکتی۔ فلاں کو یہ رقم پیش کر دیں اور وہ رقم جس قدر فدیہ ہونا چاہئے تھا اس سے بڑھ کر ہوتی......

(تابعین رفقاء احمد جلد سوم ص 217,216)

''سلسلہ کی خاطر وہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے ہرگز حجاب محسوس نہ کرتیں۔ چندہ جمع کرنے کے لئے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جلسہ میں یا اسی طرح کوئی ہنگامی فنکشن ہوتا تو آپ تھیلیاں اٹھا کر خود مستورات سے چندہ اکٹھا کرتیں۔ ہم لوگ کئی دفعہ یہ کہہ اٹھتے کہ اور سب کام کریں گے لیکن چندہ کسی سے خود نہیں مانگتے شرم آتی ہے اور اکثر ہم اس طرح کرتے ہیں لیکن وہ اس قسم کی خدمت میں حجاب کے کوئی معنی نہیں سمجھتی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ دلی خوشی سے بڑھ بڑھ کر چندے دیتے۔

...........ان کے حسن اخلاق کا یہی کرشمہ تھا کہ لوگ ان کے منہ کی نکلی ہوئی بات کو اس قدر اہمیت دیتے کہ ادھر آپ کوئی مطالبہ کرتیں اور ادھر لوگ پورا کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے............''۔

(تابعین (رفقائے) احمد جلد سوم ص 222)

دعوت الی الخیر فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ کی اولین تحریک زنانہ دعوت الی الخیر فنڈ کے نام سے ہوئی جو دراصل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیش کردہ تحریک تھی۔ اس فنڈ کی ابتداء بھی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے چندہ سے ہوئی جو دو روپے تھا۔ بعد ازاں دیگر بہت سی خواتین نے بھی اس میں حصہ لیا۔

(الفضل 7 جنوری 1914ء)

بیت برلن

1920ء میں جب احمدی مستورات کی تعداد نہایت قلیل تھی اور مالی حالت بھی اکثریت کی کمزور تھی۔ خلیفۃ المسیح الثانی نے بیت برلن کی تحریک کی اور اسے خالصتاً احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر کروانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ نہایت قلیل عرصہ میں احمدی خواتین نے ایک لاکھ روپے کی گرانقدر رقم جمع کر کے اپنے امام کے قدموں میں ڈال دی۔

چنانچہ ان قابل فخر قربانیوں کو حضرت امام جماعت خلیفۃ المسیح نے یوں خراج تحسین پیش کیا۔

''1920ء میں جماعت کی یہ حالت تھی کہ جب میں نے اعلان کیا کہ ہم برلن میں (بیت) بنائیں گے، اس کے لئے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے تو جماعت کی عورتوں نے ایک ماہ کے اندر اندر یہ روپیہ اکٹھا کر دیا۔ انہوں نے اپنے زیور اتار کر دے دیئے۔

جہاں دوسرے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ مال خرچ کرنے کی وجہ سے ان میں لوگ مرتد ہو جاتے ہیں ہمیں وہاں ایک نیا تجربہ ہوا ہے میں نے اس بیت کی تحریک کے لئے یہ شرط رکھی تھی کہ احمدی عورتوں کی طرف سے یہ (بیت) ہوگی جو ان کی طرف سے نو (احمدی) بھائیوں کو بطور ہدیہ پیش کی جائے گی۔ اب بجائے اس کے کہ وہ عورتیں جنہیں کمزور کہا جاتا ہے اس تحریک کو سن کر پیچھے ہٹتیں عجیب نظارہ نظر آیا اور وہ یہ کہ اس وقت تک گیارہ عورتیں داخل احمدیت ہو چکی ہیں تاکہ وہ بھی اس چندہ میں شامل ہو سکیں.........۔

گویا اس تحریک نے گیارہ روحوں کو ہلاکت سے بچالیا اور یہ پہلا پھل ہے جو ہم نے اس تحریک سے چکھا''۔

(الازھار لذوات الخمار)

بیت برلن بوجوہ تعمیر نہ ہو سکی لہٰذا حضرت مصلح موعود نے فیصلہ کیا کہ بیت برلن کے لئے جمع شدہ رقم بیت لندن کی تعمیر پر لگا دی جائے۔

1923ء کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور اقدس نے عورتوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی ہزار روپے چندہ ہو چکا ہے اور اس چندہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اس قربانی کے نتیجے میں سو کے قریب مستورات نے احمدیت قبول کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایسا کرشمہ تھا جس نے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیا''۔

(تاریخ لجنہ جلد اول بحوالہ دوش بدوش)

21/اکتوبر 1956ء کو لجنہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور اقدس نے اس طرح پر اظہار مسرت فرمایا:

''اس زمانے میں بھی اگر دیکھا جائے تو عورتوں کی قربانیاں دین کی خاطر کم نہیں ہیں۔ 1920ء میں جب میں نے بیت برلن کے لئے چندہ کی تحریک کی تو...........ام طاہر کی والدہ زندہ تھیں انہوں نے اسی وقت اپنی بہوؤں اور بیٹیوں کو بلایا اور کہا سب زیور اتار کر رکھ دو میں یہ سب زیور بیت برلن میں دوں گی۔ چنانچہ وہ سب زیور بیچ کر بیت برلن کے لئے چندہ دے دیا گیا۔

بیت برلن کے لئے احمدی خواتین نے بے مثال قربانیاں کیں اور بہت زیادہ ایمان افروز واقعات دیکھنے میں آئے۔ چند ایک کا تذکرہ بطور نمونہ درج ذیل ہے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کو ایک جائیداد کی فروخت سے پانچ سو روپے حاصل ہوئے جو تمام چندہ میں دے دیئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ دیا۔ اسی طرح حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، بیگم مرزا شریف احمد صاحب، بیگم میر محمد اسحٰق صاحب اور بیگم صاحبہ خاں بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے بھی نمایاں حصہ لیا۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ چندہ جمع کرنے میں کامیابی کا گُر ہمیشہ دعا اور اپنا نمونہ بتاتی تھیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ نے نقد اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ نے اپنا ایک گلوبند اور کچھ نقدی بھی دی۔ قادیان کی دوسری خواتین کے علاوہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت قاضی امیر حسین صاحب کے گھر والوں اور حامدہ بیگم صاحبہ بنت پیر منظور محمد صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔

ایک نہایت غریب اور ضعیف بیوہ جو پٹھان اور مہاجر تھیں اور سوٹی لے کر بمشکل چل سکتی تھی خود چل کر آئی اور حضور کی خدمت میں دو سو روپے پیش کر دیئے۔ یہ عورت بہت غریب تھی۔ اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھیں باقی دفتر کی امداد پر گزارا چلتا تھا۔ ایک پنجابی خاتون جس کی واحد پونجی صرف ایک زیور تھا وہی اس نے بیت کے لئے دے دیا۔ ایک بیوہ عورت جو یتیم پال رہی تھی اور زیور یا نقدی کچھ بھی پاس نہ تھا اس نے استعمال کے برتن ہی چندہ میں دے دیئے۔

ایک بھاگلپوری دوست کی بیوی دو بکریاں لے کر پہنچی اور کہا ہمارے گھر میں ان کے سوا کوئی چندہ نہیں یہی دو بکریاں ہیں جو قبول کی جائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 376)

قادیان سے باہر کی مستورات نے بھی قابل رشک قربانیاں پیش کیں۔ اہلیہ کیپٹن عبدالکریم صاحب سابق کمانڈر انچیف ریاست خیر پور نے اپنا تمام تر زیور اور نہایت قیمتی ملبوسات چندے میں دے دیئے۔

اسی طرح اخلاص کا اعلیٰ نمونہ مندرجہ ذیل اصحاب کے اہل خانہ نے پیش کیا۔

☆چوہدری محمد حسین صاحب قانون گو سیالکوٹ
☆سیٹھ ابراہیم صاحب
☆خاں بہادر محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل آفیسر چک درہ بنوں
☆حضرت مولوی عبداللہ خاں صاحب سنوری
☆ڈاکٹر اعظم علی صاحب جالندھری
☆خان بہادر صاحب نون (ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر)
☆ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امیر جماعت امرتسر
☆میاں محمد دین صاحب واصل باقی نویس

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 377)

دیگر بیوت الذکر

یہی جوش یہی ولولہ چشم فلک نے باقی دونوں بیوت یعنی ہالینڈ اور لندن کے چندہ کی تحریک کے وقت دیکھا جب احمدی خواتین نے ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانی کی۔ ایک غریب جماعت کے طبقہ نسواں کی مالی قربانیاں وقتی نہ تھیں بلکہ تاریخ احمدیت شاہد ہے اس بات کی کہ گزشتہ 120 سال سے وہ مسلسل انتھک قربانیاں پیش کرتی چلی آرہی ہیں اور ان کا جذبہ خلوص کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت کی سب سے پہلی تحریک بارہ ہزار روپے کی تھی مکرمہ سکینۃ النساء اہلیہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے اخبار الفضل میں 6 مئی 1914ء میں مالی تحریک کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا:۔

''پیاری بہنو! غالباً آپ حیران ہوں گی کہ اس غریب جماعت کی قادیانی بہنوں نے حضرت صاحبزادہ خلیفۃ المسیح کی اپیل ''دعوت الی الخیر'' کرنے پر اپنے مالوں اور اپنے زیوروں سے قربانی کر کے ثواب حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے سکول کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے بھی ایک ایک پیسہ بخوشی دیا۔ چنانچہ اس غریب جماعت کی خواتین کے قریباً پچاس روپے اور کچھ زیور تو فوراً تحریک کرتے ہی وصول ہو گئے اور کوئی دو چار سو کے وعدے ہیں۔ امید ہے کہ سال بھر تک انشاء اللہ بہت روپیہ جمع ہو گا۔ حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے اس تحریک میں 100 روپے عطا فرمائے''۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص 26)

مٹھی بھر آٹا

حضرت فضل عمر نے 16 دسمبر 1916ء کو احمدی خواتین کو دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے مالی تحریک فرمائی اور فرمایا:

''ولایت کے اخراجات (دعوت الی اللہ) بڑھ

رہے ہیں اور مرد اس وقت اندازاً آٹھ دس ہزار روپے ماہوار کا خرچ برداشت کر رہے ہیں۔ عورتیں اپنے ذمہ پانچ سو روپے ماہوار لے لیں اور ایک (دعوت الی اللہ) فنڈ قائم کریں جس میں بطور ماہوار چندہ یا اعانت حصہ لیں"۔

حضور نے دیہات کی خواتین کے لئے تجویز فرمایا کہ ایک برتن میں روزانہ ایک مٹھی آٹا جمع کیا کریں جو ایک ہفتہ کے بعد فروخت کر کے فنڈ میں بھجوا دیا کریں۔ چنانچہ اس تحریک میں عورتوں نے عمدہ رنگ میں لبیک کہا اور سب سے پہلے اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد سیال نے جو حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی ہیں اپنا زیور قیمتی بائیس روپے بطور اعانت دیا۔ استانی سکینۃ النساء نے پھر اپنے مضمون میں لکھا:۔ "یہاں کی عورتوں میں صاحبزادہ عالی مقام نے "دعوت الی الخیر" کی تحریک فرمائی یہاں کی غریب غریب عورتوں نے اپنے زیورات روپیہ پیسہ سے ایثار کا عمدہ نمونہ دکھایا"۔ تاریخ لجنہ جلد اول حصہ 36)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں جو متعدد تحریکات سامنے آئیں وہ مختصراً مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) چندہ برائے زنانہ وارڈ نور ہسپتال 1923ء چار ہزار روپے جمع ہوئے۔

(2) تحریک چندہ خاص 1922ء انجمن کا مالی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے دس ہزار روپے

(3) شدھی کی تحریک 1923ء زیورات، کپڑے اور نقدی

(4) بیت فضل لندن تراسی ہزار روپے

مکرمہ بیگم شفیع صاحبہ نے بھی اس میں بڑے خلوص سے حصہ لیا۔ تاریخ لجنہ جلد اول کے صفحہ 95 پر تحریر ہے:۔

عورتوں کی قربانیوں میں سے ایک کا تذکرہ ڈاکٹر شفیع احمد محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ اتفاق دہلی کی زبان سے سنیے آپ لکھتے ہیں:۔

"جمعہ کی نماز دہلی کی جماعت خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے۔ گزشتہ جمعہ کو خطیب صاحب نے حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا یہاں سوائے میری اہلیہ کے سب مرد تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ بیت کے لئے آپ اپنی پازیب دے دیں کہ اتنے میں دروازے کی دستک میرے کان میں آتی ہے اور میں گھر گیا جہاں وہ مصلّے پر بیٹھی خطبہ سن رہی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دے دیا جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو لا کر دے دیا"۔

ان کی بیٹی سیدہ نسیم سعید صاحبہ لکھتی ہیں:۔

"مرکز سے جب کبھی بھی کسی چندے کی تحریک کی جاتی اماں کی کوشش ہوتی کہ دہلی کی لجنہ زیادہ سے زیادہ چندہ بھیجے چنانچہ تحریک جدید اور کشمیر فنڈ میں لجنہ دہلی کے چندے نمایاں ہوتے"۔

ممبرات سے ذاتی تعلق رکھتیں ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتیں اس لئے ممبرات کہتیں کہ "برکات کی اماں" آ جاتی ہیں تو چندہ ادا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود نے لجنہ دہلی کی قربانی پر نہایت خوشنودگی کا اظہار فرمایا جو تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 227 پر یوں درج ہے "لجنہ دہلی میں بیداری پائی گئی پچیس ہزار کی تحریک میں اس لجنہ نے حصہ لیا"۔

(سوانح بیگم شفیع ص 48,47)

بیت فضل لندن کا افتتاح 13/اکتوبر 1924ء کو مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نمائندہ لیگ آف نیشنز نے کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لندن روانگی سے قبل فرمایا:۔

"میرے نزدیک انگلستان کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ آسمان پر اس کی فتح کی بنیاد رکھی گئی ہے اور اپنے وقت پر اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا دشمن ہنسے گا اور کہے گا کہ یہ بے ثبوت دعویٰ تو ہر کوئی کر سکتا ہے۔ اسے ہنسنے دو کیونکہ وہ اندھا ہے اور حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا"۔ (الفضل 4/اکتوبر 1924ء ص 3)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اپنی کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا:۔

"الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں حضور کی ہدایت اور نگرانی کے تحت احمدی مستورات نے ہر جہت میں ترقی کی ہے اور بعض کاموں میں تو وہ اس قدر جوش اور شوق دکھاتی ہیں کہ مردوں کو شرم آنے لگتی ہے اور مالی قربانیوں میں ان کا قدم پیش پیش ہے"۔ (ص 390)

نہ صرف اپنے بلکہ غیر اور دشمن بھی احمدی خواتین کی قربانیوں اور بے مثال کارناموں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مثلاً کٹر آریہ سماجی اخبار تیج لکھتا ہے:۔

"چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک ...... کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندے سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار جمع کر دیا"۔

(اخبار تیج 25 جولائی 1927ء، تاریخ احمدیت جلد پنجم ص 321)

"احمدیہ جماعت ایک نہایت زبردست منظّم اور مسلسل ...... کام کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئی ہیں"۔

(اخبار بندے ماترم 18 ستمبر 1927ء تاریخ احمدیت جلد پنجم ص 616)

لندن مشن کے اخراجات کے لئے مستورات کو 9 ہزار روپے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے دل کی گہرائیوں سے اس میں حصہ لیا۔

(الفضل 25/اکتوبر 1928ء)

2/اگست 1928ء کو لندن بیت کے گنبد کی مرمت کے لئے صرف عورتوں کو تحریک کی گئی۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ نے دس ہزار روپے جمع کئے۔

(دوش بدوش ص 31)

مکرم ھبۃ الحی صاحب

میرے دادا جان

چوہدری محمد سلیم صاحب سدھو عرف بابا ہری

میرے دادا جان چوہدری محمد سلیم صاحب سدھو عرف بابا ہری 22 جون 1909ء کو حضرت مسیح موعود کے وطن ثانی سیالکوٹ کے ایک معروف گاؤں ٹھروہ ہریاں میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا کے فضل سے نیک، دعا گو اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم ظفروال سے حاصل کی۔ ظفروال ہمارے گاؤں سے مشرق کی جانب قریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چوہدری شاہنواز ابن چوہدری تاج محمد کاہلوں جو کہ شیزان فیکٹری کے بانی تھے دادا جان کے ہم مکتب بھی تھے اور ایک ہی ہاسٹل میں رہتے تھے۔ میرے والد محترم نے کچھ عرصہ پہلے دادا جان کی شخصیت پر ایک کتاب "اشکوں کی کہکشاں" لکھی ہے۔ اس کتاب میں آپ کی شخصیت کا مکمل طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔ میں آپ کی شخصیت میں سے چند پہلوؤں کا ذکر یہاں کرنا پسند کروں گا۔

دادا جان کی شخصیت میں سے آپ کی عبادت اور ریاضت کے پہلو کو میں سب سے پہلے پیش کرنا چاہوں گا۔ آپ خدا کے فضل سے پانچ وقت کے نمازی اور شب زندہ دار وجود تھے۔ فجر کی نماز کے بعد آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور سیر کے بعد آپ قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور پھر بیت میں جا کر اشراق کی نماز ادا کرتے اور پھر گھر واپسی پر ناشتہ وغیرہ کرتے۔ اسی عبادت پر استقامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو رویا اور کشوف دکھاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے

"وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(حم السجدہ آیت نمبر:31)

ان تمام رویا اور کشوف کا یہاں پر ذکر کرنا تو ممکن نہیں لیکن چند ایک کا ذکر کروں گا۔ 5/اکتوبر 1965ء کی بات ہے کہ خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے شرف ملاقات حاصل ہوئی ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی از راہ شفقت ابا جان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے۔

محمد سلیم تیری عاجزانہ راہیں خدا کو پسند آئیں۔ تیری عاجزی اور انکساری اور خاکساری خدا کے حضور قبول ہوئی۔

(اشکوں کی کہکشاں صفحہ نمبر 203)

آپ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ ہے۔ خاکسار کے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نویں جماعت کا امتحان خانپور سیداں سکول سے پاس کیا تو وہاں ہی میٹرک کی تیاری کرنا شروع کی لیکن جب داخلے کا وقت آیا تو میری تیاری مکمل نہ ہونے کی وجہ سے میں نے داخلہ نہ بھیجنے کا ارادہ کیا۔ میں نے والد محترم سے درخواست کی کہ اس سال میری تیاری مکمل نہیں ہے۔ میں داخلہ اگلے سال بھیجوں گا۔ والد صاحب تھوڑی دیر سوچ کر کہنے لگے کہ فکر کیوں کرتے ہو۔ آج سے تم میرے ساتھ وعدہ کرو کہ تم تیاری کرو گے میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ضرور فضل کرے گا۔ میں نے بجھے دل کے ساتھ تیاری کرنی شروع کی۔ امتحان دیا اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور والد محترم کی پرسوز پر تاثیر محبت بھری اندھیری راتوں کی دعا کا ثمر تھا جو مجھے نصیب ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا معجزہ تھا کیونکہ چھٹی سے لے کر دسویں تک پرائیویٹ پڑھتا رہا والد محترم کی دعا رنگ لائی اور میں خدا کے فضل سے معجزانہ طور پر کامیاب ہوا۔

چوہدری اسلم کاہلوں صاحب جب بھی ٹھروہ جماعتی دورہ پر تشریف لاتے تو دادا جان کے پاس گھر آ کر ناشتہ کرتے۔ چوہدری اسلم کاہلوں صاحب چوہدری شاہنواز صاحب کے بھائی تھے اور سیالکوٹ کے ایک لمبا عرصہ تک امیر ضلع رہے۔ عشق قرآن، خدمت دین، دعوت الی اللہ جیسے تمام پہلو آپ کی زندگی کے اندر ملتے ہیں جس کا ذکر اشکوں کی کہکشاں میں تفصیل سے ملے گا۔

آپ 10/اکتوبر 1998ء کو ایک لمبی زندگی گزارنے کے بعد اس دنیا سے کوچ کر گئے اور اپنے پیچھے اپنی نیک اور مخلص اولاد نشانی کے طور پر چھوڑ گئے۔ آپ کی اولاد میں سے اس وقت آپ کا ایک پوتا حسیب عاصم محمود واقف نو اور آپ کا ایک نواسہ حسیب احمد بابر ثانی واقف نو ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد آپ کی اولاد کو دین اور دنیا کے میدان میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔ آمین

☆............☆............☆

ماخوذ ......رسول بخش بہرام

حدودِ وقت سے آگے نکل گیا کوئی

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی چھٹی برسی کے موقعہ پر 2002ء وطن عزیز کی مشہور سائنس تنظیم ''پاکستان فزیکل سوسائٹی'' نے لاہور میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا۔اس حوالے سے جناب رسول بخش بہرام صاحب مذکورہ بالاعنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

''دنیائے سائنس کے اس نامور شہسوار کو تمام عالمی دنیا نے اپنے ممالک کی ''نیشنلٹی'' دینے کے لئے جتن کئے، مگر اس نے وطن عزیز کے ''سبز پاسپورٹ'' کو نہ صرف زندگی کی آخری سانسوں تک سینے سے لگائے رکھا، بلکہ 21 نومبر 1996ء میں جنوبی پنجاب کے ایک چھوٹے سے شہر کی شورزدہ مٹی میں ابدی نیند جا سویا۔

بیسویں صدی کے عظیم سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی چھٹی برسی کے موقع پر وطن عزیز کی مشہور سائنسی تنظیم ''پاکستان فزیکل سوسائٹی'' نے سلام چیئر اور شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ایک سائنسی سیمینار کا اہتمام کیا، جس میں نامور سائنسدانوں نے مرحوم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے علاوہ ان کے تحقیقی کاموں اور تیسری دنیا کے لئے ان کی سائنسی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سیمینار میں ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں ایک تصویری نمائش کے ساتھ ساتھ ان کے تحقیقی کارناموں اور 1979ء میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ سویڈن میں ''نوبیل پرائز'' حاصل کرنے کی ڈاکومنٹری فلمیں بھی دکھائی گئیں، جنہیں ناظرین، جن میں مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی، نے بہت سراہا۔ ڈاکومنٹری فلم میں جب ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستانی سائنسدان کہہ کر بلایا گیا تو ناظرین جوش و جذبے سے تالیوں کی گونج میں احتراماً کھڑے ہوگئے اور خوشی و فخر کا اظہار کیا۔

سیمینار میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں قائم بین الاقوامی طرز کے ''نیشنل سنٹر فار فزکس'' کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ریاض الدین نے کائنات کی ابتدائی تشکیل کے تناظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کے تحقیقی کام کی اہمیت کے بارے میں پرمغز مقالہ پیش کیا، سالڈ سٹیٹ فزکس، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈاکٹر طارق عبداللہ نے ڈاکٹر عبدالسلام کے اس تحقیقی کام پر مفصل روشنی ڈالی، جس پر انہیں 1979ء میں ''نوبیل پرائز'' سے نوازا گیا۔ شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم نے تیسری دنیا کے لئے تعلیم اور سائنسی تحقیق کی خدمات پر ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔ شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر اختر شاہد نے ''پروفیسر عبدالسلام اور میرے احساسات'' کے عنوان سے مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے گلہ کیا کہ ہم انہیں وہ احترام نہیں دے سکے جو ان کا حق تھا۔ آخر میں نامور سائنسدان اور سلام چیئر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے کیمبرج یونیورسٹی لندن میں پی ایچ ڈی کے سابقہ طالب علم پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے ڈاکٹر عبدالسلام کے حالات زندگی اور ان کے 1964ء میں اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں قائم کردہ ''عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر برائے نظریاتی طبیعات'' کی خدمات پر مقالہ پیش کیا۔

پروفیسر عبدالسلام اس سنٹر کے 1964ء سے 1993ء تک ڈائریکٹر رہے۔ بین الاقوامی طرز کے اس سنٹر میں اب تک 170 ممالک سے 70 ہزار سے زائد سائنسدان پہنچ کر اپنی علمی پیاس بجھا چکے ہیں۔ اس سنٹر میں سالانہ تقریباً 400 سے زائد سائنسدان دنیا کے کونے کونے سے آتے ہیں اور اپنی اپنی تحقیقی مشکلات کا حل تلاش کرتے ہیں۔ سیمینار میں جن نمایاں شخصیات نے شرکت کی، ان میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر خالد آفتاب، قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے وائس چانسلر پروفیسر طارق صدیقی، سنٹر آف ایکسی لنس ان سالڈ سٹیٹ فزکس پنجاب یونیورسٹی کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر سعادت انور صدیقی، شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر شوکت علی، نیشنل کالج آف آرٹس لاہور کی سربراہ پروفیسر ساجدہ ونڈل کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کئی افراد شامل تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام پنجاب کے دور افتادہ شہر جھنگ میں 29 جنوری 1929ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک اور ایف اے جھنگ سے کرنے کے بعد بی اے اور ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا اور میٹرک سے ایم اے تک ہمیشہ نمایاں پوزیشن لی۔ 1952ء میں کیمبرج یونیورسٹی لندن سے نظریاتی طبیعات میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد 1952-54ء تک گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے چیئرمین رہے۔ 32 سال کی عمر میں کیمبرج یونیورسٹی لندن کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ 1965ء میں ان کا تحقیقی کام بروقت چیک نہ ہونے کے باعث ایک ہی تحقیق پر دوسرے سال ایک اور سائنسدان کو نوبیل پرائز مل گیا۔ 1979ء میں انہیں نوبیل پرائز ملا اور اپنے تحقیقی کام پر جو انہوں نے پیشن گوئی کی تھی، اسی پر 1989ء میں جنیوا کے کارلولوبیا کو نوبیل پرائز ملا۔ ان کے قائم کردہ ادارے کو ان کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان کیا گیا۔

اس اہم سائنسی سیمینار کے حوالے سے اہم نکات کی طرف ارباب اختیار کی توجہ مبذول کرانا ضروری محسوس ہوتا ہے...... اس سیمینار میں یونیورسٹی اور کالجوں سے طلبہ و طالبات کی ایک اچھی خاصی تعداد شریک ہوئی، جن کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ اس طرح کی سائنسی سرگرمیوں، فروغ معاشرے کے سائنس ٹیکنالوجی کے علاوہ دوسرے جدید علوم سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جن ممالک میں تعلیمی و تحقیقی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں، انہی سے وابستہ سائنسدانوں کو ہر سال سائنس کے مختلف شعبوں میں ان کی لازوال خدمات کے اعتراف کے طور پر ''نوبیل پرائز'' سے نوازا جاتا ہے اور نوبیل پرائز حاصل کرنے والے بلاشبہ اس ملک کے حقیقی ہیرو ہوا کرتے ہیں۔

اب تک جنوبی ایشیا کے چھ سائنسدانوں کو نوبیل پرائز دیا جا چکا ہے، جن میں سے تین پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فارغ التحصیل ہیں، لیکن یہ سب وطن عزیز کے معرض وجود میں آنے سے قبل کے طالب علم تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمارے تعلیمی اداروں کو کیا ہوگیا ہے اور ہمارا وہ عروج کہاں چلا گیا ہے؟ ہمارے ارباب اختیار کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے، کیونکہ کسی بھی ملک کے لئے جدید علوم پر دسترس حاصل کئے بغیر ترقی ناممکن ہے۔

(روزنامہ پاکستان 2 دسمبر 2002ء)

☆............☆............☆

ماخوذ

حیاتیاتی اور جینیاتی انقلاب کی تازہ تاریخ

اگر ہم پچھلی صدی کے اوائل سے سامنے آنے والی سائنسی دریافتوں کا مطالعہ کریں تو انکشاف ہوتا ہے کہ گو بیسویں صدی میں بیشتر عرصہ طبیعات (سرخ رنگ) کی حکمرانی رہی تاہم حیاتیات اور جینیات (سیاہ رنگ) اکیسویں صدی میں حکمران ہوں گی۔

1866ء .... ایک آسٹریائی راہب، گریگور مینڈل نے مٹر کے پودے پر تحقیق کرکے یہ نظریہ قائم کیا کہ جین ماں باپ سے بچے میں وراثتی خصوصیات منتقل کرتے ہیں۔

1905ء .... آئن سٹائن نے ایسے چار مقالے پیش کئے جنہوں نے وقت، خلا، مادے اور توانائی کی سائنسی تعریف بدل ڈالی۔

1906ء .... ''جینیات'' کی اصطلاح پہلی بار استعمال ہوئی۔

1913ء .... جرمن طبیعات دان، نیلز بوہر نے کوانٹم تھیوری کی مدد سے بتایا کہ چمکتی ہائیڈروجن کیونکر مخصوص تعداد موج (ویولینتھ) پر روشنی خارج کرتی ہے۔

1915ء .... مشہور سائنس دان، آئن سٹائن نے اپنا نظریہ اضافیت مکمل کرلیا جس کے مطابق کمیت اور توانائی برابر ہیں اور زمان و مکان ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

1927ء .... تجربات سے ثابت ہوگیا کہ مادہ لہر کی طرح ہوسکتا ہے۔

1929ء .... امریکی فلکیات دان، ایڈون ہبل نے دریافت کیا کہ دور پار واقع کہکشائیں زیادہ تیزی سے پرے ہٹ رہی ہیں۔ یوں معلوم ہوا کہ ہماری کائنات پھیل رہی ہے۔

1942ء .... دنیا کا پہلا ایٹمی ری ایکٹر چالو ہوگیا۔ اسی سال امریکی ایٹم بم بنانے پر لگ گئے۔

1953ء .... سائنس دانوں، جیمز واٹسن اور فرانس کرک نے غیر معروف جینوں کو ڈی این اے ڈبل ہیلکس کی سالماتی سلطنت کا تاجدار بنا دیا۔

1969ء .... تحقیق سے انکشاف ہوا کہ پروٹونوں اور نیوٹرونوں میں ''کوارک'' موجود ہوتے ہیں۔

1980ء .... امریکی سائنس دان، کیری میولیس نے ڈی این اس سلسلے کی نقول تیار کرنے کی تکنیک دریافت کرلی۔ اس پر اسے 1993ء کا نوبیل انعام ملا۔

1986ء .... طبیعات دان جان گئے کہ ''سٹرنگ تھیوری' کے ذریعے تمام معلومات ذرات اور ان کے عمل کی تشریح ہوسکتی ہے۔

1989ء .... تین ارب ڈالر کی لاگت سے امریکی حکومت ''دی نیشنل سینٹر فار ہیومن جینوم ریسرچ'' تخلیق کیا تاکہ وہ انسانی جینوم کا نقشہ مرتب کر سکے۔

1995ء .... امریکی سائنس دان، کریگ وینٹر نے وائرس کے علاوہ کسی بھی زندہ نامیے جرثومے، ہیمو فائسلس انفلوئنزا کے پورے جینوم کا سب سے پہلا نقشہ مرتب کرلیا۔

1997ء .... سکاٹ لینڈ کے روز لین انسٹیٹیوٹ سے وابستہ محققین نے بھیڑ کی پہلی زندہ نقل (کلون) تیار کرلی۔ انہوں نے ایک بالغ مادہ سے تولیدی خلیہ لیا اور اسے جینی خلیے میں بدل دیا۔ یوں ''ڈولی'' دنیا میں چلی آئی۔

2000ء .... ہیومن جینوم پروجیکٹ نے انسانی جینوم کا ایک سادہ نقشہ مرتب کرلیا۔ اسے پندرہ سال میں مکمل ہونا تھا لیکن جینیات کی برق رفتار ترقی نے اسے کہیں پہلے مرتب کرا دیا۔

2004ء .... حیاتیات دان، ایرک لینڈر کی کوششوں سے ایم آئی ٹی اور ہارورڈ مل کر ایک تحقیق ادارۂ بروڈ انسٹیٹیوٹ قائم کرنے پر رضامند ہوگئیں۔ اس ادارے میں مختلف امراض کی جینیاتی بنیادیں تلاش کی جا رہی ہیں۔

2007ء .... جینیات دانوں نے ڈی این اے میں ایسی مخصوص اور وراثتی تبدیلیاں دریافت کرلیں جو ذیابیطس شیزوفرینیا، امراض قلب اور کئی دوسرے امراض پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 25 نومبر 2007ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب رخصتانہ

مکرم محمد محمود اقبال صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سارہ اقبال صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 28 فروری 2009ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال دارالفضل میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ قبل ازیں اگست 2008ء میں اس نکاح کا اعلان مکرم طلحہ مجید صاحب ابن مکرم مجید احمد مبارک صاحب کے ساتھ ہوا تھا۔ دلہا مکرم محمد اسحٰق ورک صاحب قادیان حال راجیکی روڈ ربوہ کا نواسہ اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم مربی سلسلہ گیمبیا کا پوتا ہے۔ جبکہ دلہن مکرم خواجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم عزیز آباد کراچی کی نواسی، مکرم غلام محمد ثالث صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت بابو غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت بنائے اور نیک قابل اور خادم دین نسلوں کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محفوظ احمد صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عزیزم رانا عبدالرؤف واقف نو گزشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا منظور احمد صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی آصفہ بعمر 4 ماہ بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب پیٹ میں بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اب پہلے سے افاقہ ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے گھٹنے پر بوجہ ایکسیڈنٹ چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری محمد لطیف انور صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب آف ریلوے کالونی مغلپورہ لاہور کا پچھلے دنوں روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کو شدید چوٹیں آئیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا جہاں چند روز علاج کے بعد اب گھر منتقل ہو گئے ہیں۔ اب کافی بہتر ہیں۔

اسی طرح مکرم سردار نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری امور عامہ حلقہ مغلپورہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں کبھی طبیعت بہتری کی طرف مائل نظر آتی ہے اور کبھی دوبارہ بگڑ جاتی ہے۔

نیز مکرم ملک نصیر الحق صاحب سیکرٹری جائیداد حلقہ مغلپورہ، مکرم عبدالقدیر صاحب شاہین سیکرٹری وقف نو مغلپورہ اور مکرم ملک محمد اسلم صاحب بھی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی و کافی خدا تعالیٰ ان سب احباب کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے دادا مکرم محمد عبداللہ صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 18 فروری 2009ء کو بعمر 97 سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ مرحوم نیک، متقی اور پرہیزگار اور جماعت سے بے حد محبت کرنے والے اور بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی زندگی میں ہی ایک بڑے بیٹے نے وفات پائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے عزیزوں کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے اور ان کے نیک اعمال کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داراشکوہ۔ شاہ جہاں کا ولی عہد

داراشکوہ 20 مارچ 1615ء کو اجمیر کے قریب پیدا ہوا۔ یہ صوفی منش، درویش صفت اور وسیع المشرب کے طور پر مشہور ہے۔ طبیعت فلسفے اور تصوف کی طرف مائل تھی۔ عربی، فارسی اور ترکی کے علاوہ ہندی اور سنسکرت کا بھی فاضل تھا۔ 1633ء میں یہ ولی عہد بنایا گیا۔ اس کے علاوہ اسے 12 ہزار ذات اور 6 ہزار سوار کا اولین منصب بھی ملا۔ فیروزہ کی جاگیر ملی۔ اسی برس اسے لشکر کی برائے نام سپہ سالاری بھی سونپی گئی جسے قندھار کی مدافعت کے لئے بھیجا گیا کیونکہ ایرانی قندھار کے لئے خطرہ بنے ہوئے تھے۔

داراشکوہ کو 1645ء میں الٰہ آباد، 1647ء میں پنجاب، 1649ء میں گجرات اور 1652ء میں ملتان و بہار کی صوبیداری عطا ہوئی۔ صوبوں کی حکومت اس کے نائبین چلاتے تھے اور خود وہ دربار سے وابستہ تھا۔ لاہور سے اسے خاص دلچسپی تھی۔ یہاں اس نے متعدد عمارتیں اور تجارتی منڈیاں تعمیر کروائیں۔ 1649ء میں قندھار پر ایرانیوں نے قبضہ جما لیا۔ ان کی سرکوبی کی دو ناکام کوششوں کے بعد 1652ء میں داراشکوہ نے قندھار واپس لینے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ 11 فروری 1653ء کو مہم روانہ ہوئی لیکن قندھار مسخر نہ ہو سکا۔ اس ناکامی سے اس کی شہرت کو ایک سیاسی اور فوجی راہنما کی حیثیت سے نقصان پہنچا۔

1653ء کی ناکام مہم کے بعد قندھار سے واپسی پر شاہ جہاں نے اسے امور سلطنت میں پہلے سے بھی بڑھ کر اپنا شریک بنایا۔ بعد ازاں اسے 60 ہزاری اور 40 ہزاری کے اعلیٰ ترین منصب بھی عطا ہوئے۔ داراشکوہ ولی عہد سلطنت تو تھا لیکن اورنگ زیب عالمگیر اس وجہ سے اسے تخت و تاج کا اہل نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں سیاسی بصیرت اور بحیثیت کمانڈر عسکری مہارت کا فقدان تھا۔ اس کے علاوہ اورنگ زیب اسے اپنے اور ہندوستان کی بادشاہت کے درمیان کھڑی دیوار سمجھتا تھا۔ 1657ء میں جب شاہ جہاں بیمار پڑا تو اس کی صحت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ اورنگ زیب نے باپ سے ملاقات کرنی چاہی لیکن داراشکوہ نے اسے ناکام بنا دیا۔ دارا نے بھائیوں کے حامیوں اور وکیلوں کو نظر بند کر کے تمام امور حکومت پر قبضہ کر لیا جو خانہ جنگی کا سبب بنا۔

تاج و تخت کے لئے اورنگ زیب اور داراشکوہ کے مابین جنگ چھڑ گئی۔ دھرمات کے مقام پر اورنگ زیب اور مراد کی متحدہ فوج کا شاہی لشکر سے آمنا سامنا ہوا جس میں انہیں فتح ہوئی۔ اہم ترین جنگ آگرہ سے 8 میل کے فاصلے پر ساموگڑھ میں 29 مئی 1658ء کو ہوئی۔ جس میں داراشکوہ اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لایا لیکن یہ دن اس کے لئے شکست کے ساتھ ساتھ تاج و تخت سے محرومی کا پیغام بھی لایا۔ 23 مارچ 1659ء کو اجمیر کے قریب دیورائی کے مقام پر داراشکوہ نے آخری قسمت آزمائی لیکن یہاں بھی شکست ہی اس کا مقدر بنی۔ اب داراشکوہ نے مدد کیلئے ہندوستان کے باہر جھانکا۔ ایران میں امید کی کرن نظر آئی۔ چنانچہ اس نے ایلچی بھیج کر شاہ عباس دوم سے ایران آنے کی اجازت طلب کی۔ شاہ عباس نے نہ صرف یہ کہ بخوشی اجازت دی بلکہ حکم بھی جاری کیا کہ داراشکوہ کا والہانہ استقبال کیا جائے۔ داراشکوہ نے ایران جانے کے ارادے سے قندھار کا رخ کیا۔ راستے میں ڈھاڈر سے افغان سردار ملک جیون کے ہاں قیام تھا۔ میزبان نے مہمان سے غداری اور حکومت وقت سے وفاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے داراشکوہ اس کے بیٹے سپہر شکوہ اور دو بیٹیوں کو حراست میں لے کر شاہی کارکنوں کے ساتھ دہلی بھجوا دیا۔ علماء نے اس پر الحاد اور بے دینی کے الزامات عائد کئے جو ماضی میں بھی بیشمار حکومتی باغیوں کا مقدر بن چکے تھے۔ بالآخر 30 اگست 1659ء کو اورنگ زیب کے حکم سے اس کی گردن مار دی گئی۔

داراشکوہ طبعاً صلح جو، فارسی، عربی اور سنسکرت کا عالم اور تصوف کا شیدائی تھا۔ ویدانت کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ شہادت کی انگلی میں جو انگوٹھی تھی اس پر ''اوم'' کندہ تھا۔ حضرت میاں میرؒ، ملا شاہ بخشیؒ، سرمدؒ اور بابا لال داس بیراگی سے خاص عقیدت تھی۔ دارا شکوہ نے ''سفینۃ الاولیاء، سکینۃ الاولیاء، رسالہ حق نما، مکالمہ بابا لال و داراشکوہ، مجمع البحرین، حسنات العارفین'' نامی کتابیں تصنیف کیں۔

☆......☆......☆

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے اکیاون سال
1958 تا 2009
حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔ اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
ویب: www.khurshid.we.bs
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

خبریں

وزیراعظم سے بات ہو چکی، 17ویں ترمیم کا خاتمہ کریں گے

مسلم لیگ (ن) کی پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی پارٹی کے رائیونڈ میں ہونے والے اجلاس میں 208ارکان پنجاب اسمبلی نے شرکت کی۔ مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد حکومت حاصل کرنا نہیں بلکہ ہمارا مقصد حقیقی جمہوری نظام کو قائم کرنا ہے۔ وزیراعظم گیلانی سے بات ہو چکی ہے، 17ویں ترمیم کا خاتمہ کریں گے۔ ہم پنجاب اسمبلی میں پھر اکثریت ثابت کریں گے، عوام کے مفاد میں ہر جنگ لڑنے کو تیار ہیں۔

بحال ہونے والے 7ججز نے منصب سنبھال لیا

سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے بحال کئے گئے 11ججز میں سے 7 نے اپنے منصب سنبھال لئے۔ جسٹس خواجہ محمد شریف، جسٹس اعجاز احمد چودھری اور جسٹس اقبال حمید الرحمٰن نے لاہور ہائیکورٹ پہنچ کر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس مقبول باقر اور جسٹس مشیر عالم نے اپنے منصب سنبھال لئے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس جاوید اقبال اور جسٹس راجہ فیاض احمد نے سپریم کورٹ کوئٹہ رجسٹری میں اپنے عہدوں کا چارج سنبھالا۔ بحال ہونے والے تمام ججز کو پروٹوکول بھی فراہم کر دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری 24 مارچ کو منصب سنبھالنے کے بعد عدالتی امور کی انجام دہی کا آغاز کریں گے۔

وکلاء عدالتوں میں پیش ہوں، قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے

چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ وکلاء عدالتوں میں پیش ہوں ملک میں انصاف کے قیام کیلئے قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ سندھ بار ایسوسی ایشن کے صدر رانا سہیل اقبال نے کہا کہ 3 نومبر 2007ء کو سپریم کورٹ میں کیسز کی تعداد دس ہزار تھی جو آج 18 ہزار ہے۔

پنجاب اسمبلی میں اکثریت ثابت کرنے کی صورت میں گورنر راج ختم کردوں گا

گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے پنجاب اسمبلی میں سنگل لارجسٹ پارٹی کے قائد نواز شریف کو چیف جسٹس افتخار محمد چودھری سمیت دیگر ججوں کی بحالی پر مبارکباد دیتے ہوئے انہیں دعوت دی ہے کہ اگر پنجاب اسمبلی میں وہ اپنی اکثریت ثابت کر دیں تو اگلے روز وہ گورنر راج ختم کر دیں گے۔

امریکہ کا ڈرون حملے بلوچستان تک وسیع کرنے پر غور

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز نے کہا ہے کہ امریکی صدر بارک اوباما اور ان کے قومی سلامتی کے مشیر طالبان کی سرگرمیوں کے باعث ڈرون حملوں کا سلسلہ قبائلی علاقوں کے بعد اب بلوچستان تک وسیع کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ امریکی اخبار نے اوباما انتظامیہ کے اعلیٰ اہلکاروں کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے بارے میں دو اعلیٰ سطحی رپورٹس وائٹ ہاؤس کو بھیجی گئی ہیں جن میں تجویز کیا گیا ہے کہ ڈرون طیاروں کے حملوں کا دائرہ وسیع کیا جائے اور کوئٹہ شہر کے آس پاس طالبان کی اعلیٰ قیادت کی مبینہ محفوظ پناہ گاہوں کو نشانہ بنایا جائے۔

ڈرون حملوں میں توسیع نہیں ہونے دیں گے

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات قمر زمان کائرہ نے کہا ہے کہ امریکہ کے اتحادی ضرور ہیں مگر ڈرون حملوں میں توسیع نہیں ہونے دیں گے۔ چیف الیکشن کمشنر کا تقرر آئین اور قانون کے مطابق ہوا ہے۔ اپوزیشن سے مشاورت کے بعد تقرریاں میثاق جمہوریت کے مطابق ہوں گی۔

پاکستان میں سیاسی بہتری کی صورت میں دوطرفہ مذاکراتی عمل دوبارہ شروع ہو جائے گا

بھارت کے وزیر خارجہ پرناب مکھرجی نے کہا ہے کہ ریاست جموں وکشمیر کی صورتحال پر بھارتی حکومت کی کڑی نگاہ ہے اور ریاست کے اندر تعمیر و ترقی کے ساتھ امن کے قیام کیلئے نئی مخلوط سرکاری مذاکراتی عمل کا دائرہ بھی وسیع کرسکتی ہے۔ پاکستان میں حالیہ عدم استحکام پر گہری تشویش تھی لیکن اب وہاں چونکہ صورتحال جمہوری طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے اس لئے اگر اسی طرح صورتحال بہتر رہی تو پاکستان کے ساتھ مذاکراتی عمل دوبارہ شروع کر دیا جائیگا۔

سیکرٹریان تعلیم القرآن متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن کے تحت 2009ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 6 تا 12 فروری 2009ء منعقد کرنے کی درخواست کی گئی تھی اور اس ضمن میں تمام امراء کرام اضلاع کی وساطت سے آپ کو خطوط بابت پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن ارسال کئے گئے تھے اور سہولت کے لئے رپورٹ فارم بھی ساتھ ہی شامل تھے اور آپ نے صرف خانہ پری کر کے نظارت ہذا میں بھجوانا تھا مارچ کا پہلا عشرہ گزر چکا ہے اور ابھی تک صرف 12 اضلاع سے 76 جماعتوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ یہ صورتحال بہت ہی قابل فکر ہے۔ قرآنی ارشاد فذکر ...... کے مطابق آپ کو اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ آپ اس درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جلدازجلد ہفتہ تعلیم القرآن کی رپورٹس نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

یوم تحریک جدید

(10/اپریل 2009ء)

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا ''یوم تحریک جدید'' 10/اپریل 2009ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔
2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔
3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔
6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔
8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔
9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 10/اپریل کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔مارچ	
طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:21

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
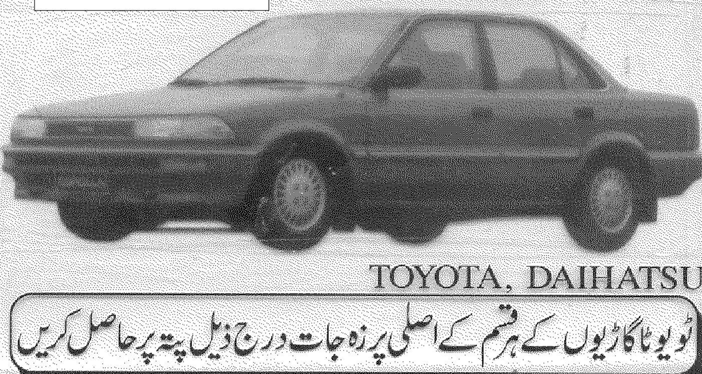
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 530-529 مبارک ٹاؤن بالمقابل دارالفتوح میں برقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے
رابطہ فون: 0333-6711236

FD-10